© rasailojaraid.com

ادبیات

"نہ جانے کیا ہو گر پیرِ مغاں تک بات جا پہنچی"

غزل

از

(جناب انور صابری)

نگاہ و دل سے گذری داستاں تک بات جا پہنچی
مرے ہونٹوں سے نکلی اور کہاں تک بات جا پہنچی

بہے آنسو زمیں پر آسماں تک بات جا پہنچی
ہی ذرّوں سے لیکن کہکشاں تک بات جا پہنچی

ابھی ہے اختلافِ جام و مینا راز کی حد تک
نجانے کیا ہو گر پیرِ مغاں تک بات جا پہنچی

رقیبوں نے یونہی دعویٰ کیا تھا جاں نثاری کا
مگر میری بدولت امتحاں تک بات جا پہنچی

سمجھتے تھے رہے گی جنگ محدودِ گل و بلبل
مگر تخریبِ نظمِ گلستاں تک بات جا پہنچی

چھڑا تھا بزم میں کل تذکرہ مژگان و ابرو کا
بڑھی کچھ اس قدر تیغ و سناں تک بات جا پہنچی

مآلِ جرمِ تقسیمِ چمن کیا کم تھا رونے کو
کہ اب فکر و ملالِ آشیاں تک بات جا پہنچی

چھپا رکھا تھا جس کو مدتوں سے دل میں اے انورؔ
ہزار افسوس وہ شرح و بیاں تک بات جا پہنچی

© rasailojaraid.com